حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّن رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ

اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ (مشکوۃ شریف باب التوکل والصبر)

بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

صائمہ نے اپنی والدہ سے کہا کہ امی میں بیوٹی پارلر جارہی ہوں۔ صائمہ کی امی نے جواب دیا کہ آج کیا ضرورت پڑ گئی ہے بیوٹی پارلر جانے کی۔ کبھی گھر میں بھی سکون سے بیٹھ جایا کرو۔ زمانہ خراب ہے۔ مگر صائمہ نے سنی ان سنی کرتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا کہ امی آپ بھی بس ہر وقت ٹوکتی رہتی ہیں آج میری دوست اریبہ کی سالگرہ ہے۔ اس کیلئے تیاری کرنی ہے یہ کہتی ہوئی صائمہ فوراً گھر سے نکل گئی بیوٹی پارلر پہنچ کر اس نے اپنے سر کے بال کاندھوں تک کرائے۔ اور ان کو سیٹ کروایا پھر بھنویں بنوائیں اور دیگر فیشن کر کے واپس اپنے گھر آگئی۔

شام کے سات بجے صائمہ تیار ہو کر اپنی دوست اریبہ کی سالگرہ میں جانے لگی

توامی سے کہا کہ میں جارہی ہوں امی نے جب اس کا حلیہ دیکھا فوراً برس پڑیں اور اس کی بڑی بہن فوزیہ سے کہا کہ دیکھو کس حلئے میں یہ باہر جارہی ہے۔ شلوار ٹخنوں سے اونچی جس سے صاف پنڈلیاں نظر آرہی ہیں۔ گلہ اتنا بڑا توبہ استغفار اور آستینیں بالکل غائب اور کپڑے اتنے باریک۔ کیا ہو گیا ہے صائمہ تم کو کچھ شرم وحیاء، کچھ ماں باپ کی عزت کا پاس! اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذرا خوف کس راستے پر چل نکلی ہو۔ نہ سر پر دوپٹہ نہ جسم پر چادر کیا ہو گیا ہے تم کو۔

صائمہ نے ماں کی بات کو سنا اور جواب میں چیخ کر کہا کہ اماں میں سالگرہ میں جارہی ہوں کوئی موت میّت میں تو جا نہیں رہی، اب زمانہ تبدیل ہو گیا۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنا پڑتا ہے۔ آپ کیا پرانی فرسودہ باتوں کو لے کر بیٹھ جاتی ہیں ایک یہ فوزیہ ہے کہ جس میں بوڑھی روح موجود ہے۔ مجھے نہ ٹوکا کریں میں اپنا اچھا بُرا خوب جانتی ہوں میں بچی نہیں ہوں۔ ماں نے کہا بیٹی ہم تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ یہ لباس جو تم نے پہنا ہے مناسب نہیں ہے شریف گھرانے کی لڑکیاں ایسے لباس نہیں پہنتیں۔ اللہ عزوجل و

رسول ﷺ نے بھی ایسا لباس پہننے کو منع فرمایا ہے کہ جس میں عورت کے جسم کی نمائش ہوتی ہے۔ غیر مرد کی گندی نظریں اٹھتی ہیں۔ عورت کے چہرے کا نور جاتا رہتا ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی قمیص کتنی چھوٹی اور شلوار کتنی اونچی۔ عورت کے تو جسم کا کوئی حصہ غیر مرد کو نظر نہیں آنا چاہیئے اور تم نے ایسا لباس پہنا ہوا ہے جس پر نظر ڈالتے ہوئے ہمیں حیا آرہی ہے۔ صائمہ نے جواب دیا بس امی میرا موڈ خراب نہ کریں اتنے میں دروازہ کی بیل بجی تو صائمہ نے کہا کہ حنا آگئی ہے اب میں جارہی ہوں۔ رات کو ذرا دیر ہو جائے گی گھبرائیے گا مت۔ اور یہ کہہ کر چلتی بنی۔

دروازے پر حنا موجود تھی اس کے ساتھ باہر گلی تک آئی اور رکشے میں بیٹھ کر اریبہ کے گھر کی جانب چلیں۔ حنا نے جب صائمہ کا موڈ خراب دیکھا تو پوچھا کیا ہوا صائمہ نے تنگ آکر جواب دیا کہ ہونا کیا ہے بس ہر وقت کی روک ٹوک امی کی یہ مت پہنو؟ یہاں مت جاؤ۔ اس سے مت ملو۔ کہاں جارہی ہو۔ یار میں اب بچی تو نہیں سمجھدار ہوں اپنا اچھا برا خوب سمجھتی ہوں حنا نے ہنستے ہوئے کہا کہ چھوڑو یار موڈ صحیح کرو۔ ماؤں کا تو بس یہی کام رہ گیا ہے ویسے آج تو

تم زبردست لگ رہی ہو سالگرہ میں فوّاد تمہیں دیکھ کر آنکھیں جھپکانا بھول جائے گا۔اور آج تمہاری فوّاد سے ملاقات ہوئی؟ صائمہ نے کہا نہیں آج تو نہیں ہوئی مگر موبائل پر گفتگو ہوئی تھی۔رکشہ اریبہ کے گھر کے سامنے کھڑا ہو گیا انہوں نے اس کا کرایہ دیا سالگرہ کے فنکشن میں اریبہ کے بہت دوست جمع تھے جس میں نوجوان لڑکیاں بھی تھیں اور لڑکے بھی اور کیک کاٹا گیا۔ مبارکباد دی۔گانے باجے ہوئے۔اور Mix Gathering تھی۔

لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے سے مذاق کرتے رہے۔رات کے بارہ بجے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

فوّاد سے بہت اچھی گپ شپ رہی۔اور اس نے دل بھر کے اسکے سراپے کی تعریف کی۔اور پھر اختتام پر صائمہ نے اس سے رات کو موبائل پر بات کرنے کا کہہ کر حنا کے ساتھ گھر چلی گئی۔رات تقریباً ساڑھے بارہ بجے صائمہ گھر پہنچی امی انتظار میں جاگ رہی تھی یہ خاموشی سے اپنے کمرے میں آگئی اور چینج کر کے ٹی وی آن کیا اور مختلف چینلز پر انگلش و انڈین فلمیں دیکھنے لگی۔پھر بستر پر لیٹتے ہوئے اس نے موبائل پر فوّاد سے آدھے گھنٹے تک بات

چیت کی اور اس کے بعد پھر فلم دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔ فوزیہ جو اس کے کمرے ہی میں سو رہی تھی اس نے کہا کہ صائمہ اب سو جاؤ ٹی وی بند کر دو۔ اور تم فوّاد سے بات کرتی ہو امی کو پتہ چل گیا اور انہوں نے ابو کو بتا دیا تو قیامت آجائے گی۔ تو صائمہ نے جواب دیا کہ تم سو جاؤ کوئی قیامت نہیں آتی۔ فوزیہ کی آنکھ لگ گئی اور صائمہ فلم دیکھنے میں مصروف رہی رات کے ساڑھے تین بجے جب فوزیہ کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ صائمہ ٹی وی پر فلم دیکھتے دیکھتے سو گئی ہے اور ٹی وی آن ہے۔ اس نے اٹھ کر ٹی وی آف کیا۔ اور پھر پانی پی کر سو گئی۔ دوپہر کے جب 12 بج گئے اور صائمہ نہیں اٹھی تو آخر کار امی نے فوزیہ سے کہا کہ جا کر اسے اٹھاؤ ورنہ وہ تو شام چار بجے تک سوتی رہے گی میں تو اس لڑکی سے تنگ آگئی ہوں۔ مجال ہے کہ جو میری بات کو سنجیدگی سے لے لے۔ جاؤ اس کو اٹھاؤ۔ امی نے بڑبڑانا شروع کیا۔ فوزیہ اس کو آواز دینے لگی مگر کوئی جواب نہ پایا اور نہ ہی صائمہ نے کروٹ لی۔ فوزیہ نے چلا کر اس کے جسم کو زور زور سے ہلایا کہ صائمہ اب تو اُٹھ جاؤ خدا کے واسطے امی چیخ رہی ہیں 12 بج گئے ہیں مگر صائمہ نے اس کی اتنی سننے کے باوجود جنبش تک نہ لی۔

فوزیہ نے غصہ میں اس کے کاندھے پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر یہ کیا؟ ایسا لگا کہ صائمہ میں جان ہی موجود نہیں **فوزیہ** نے گھبرا کر اسے چٹکی لی اسے زور زور سے ہلایا مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ فوزیہ کی زوردار چیخ سن کر ماں دوڑی دوڑی آئی کیا ہوا؟ صائمہ کی حالت دیکھ کر اسے فوراً ہسپتال لے جایا گیا مگر ڈاکٹروں نے کہا کہ اس میں جان نہیں ہے اس کو انتقال کئے ہوئے تو تقریباً آٹھ (8) گھنٹے ہو گئے ہیں جوان موت پر گھر میں کہرام مچ گیا۔ آخر کار اس کی تدفین کر دی گئی۔

اگلے دن صائمہ اپنی ماں کے خواب میں آئی بُرا حال ہے تار کول کا لباس پہنے ہوئے، آگ اس کے جسم کو جلا رہی ہے اور بڑے بڑے بچھو اس کی قبر میں موجود ہیں جو کبھی اس کے ہونٹوں پر ڈنگ مارتے ہیں تو اس کی زوردار چیخ بلند ہوتی ہے کبھی اس کے جسم کے مختلف حصوں پر ڈنگ مارتے ہیں جس سے اس کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے وہ بچاؤ بچاؤ کہہ رہی ہے اور چیخ رہی ہے کہ میری ماں **مجھے بچاؤ** میری ماں **مجھے بچاؤ**۔

تین دن مسلسل اس کی والدہ نے یہی خواب دیکھا آخر کار پریشان ہو کر اپنی

مسجد کے پیش امام صاحب سے اس خواب کے متعلق گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری بچی ایسا کونسا کام کرتی تھی جس کی وجہ سے اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ تو ماں نے کہا کہ وہ فیشن کی دلدادہ تھی اور بے پردہ گھومتی تھی اور فلموں ڈراموں کی شوقین تھی اور میرے سمجھانے کے باوجود نہیں سمجھتی تھی۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ بس یہ عذاب فیشن اور بے پردگی ہی کے سبب سے ہے۔ لڑکی کی طرف سے صدقہ و خیرات کرو، اور سوالاکھ کلمہ شریف اور درود شریف پڑھوا کر اس کو بخشو اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ کہ اب یہی وہ اعمال ہیں کہ جن کے ذریعے عذاب اس سے دور ہو سکتا ہے۔

عذاب قبر برحق ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے۔ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم اپنے مردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے تو میں تم کو قبر کے عذاب کی آواز سناتا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب قبر کا تذکرہ ہوتا یا آپ قبرستان تشریف لے جاتے تو اتنا روتے کہ آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہو جاتی لوگ آپ سے سوال کرتے کہ اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ احوال قبور سن کر اور دیکھ کر آپ اتنا کیوں روتے ہیں تو آپ فرماتے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے جو یہاں کامیاب ہو گیا آگے بھلائی ہے اگر یہاں ناکام ہو گیا تو آگے تباہی نظر آتی ہے۔

ہم قبر کو بھول گئے لیکن قبر ہم کو نہ بھولی۔ حدیث پاک ہے کہ قبر روزانہ ہمیں یاد کرتی ہے قبر روزانہ پکارتی ہے اے ابن آدم میں تنہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں آزمائش کا گھر ہوں۔۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے کہ اے انسان! تیرا ستیا ناس ہو تو میرے متعلق کیوں دھوکہ میں رہا؟ کیا تجھے علم نہ تھا کہ میں آزمائش کا گھر ہوں، مٹی کا گھر ہوں، کیڑوں کا گھر ہوں مگر تو میرے قریب سے لاپرواہ ہو کر گزرتا تھا۔

روایت ہے کہ میں نے قبر جیسا گھبراہٹ والا منظر نہیں دیکھا۔

حضرت برّاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپ ﷺ ایک طرف تشریف فرما ہوئے، پھر رونے لگے اور ساتھیوں کو بھی رلا دیا آپ ﷺ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : اے میرے بھائیو! اس سخت ترین موقع کیلئے ابھی تیاری کر لو۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایسے لوگ دیکھے کہ جن کی جلدوں کو فرشتے آگ کی قینچیوں سے کاٹ رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خود کو خوبصورت بنانے کے لئے حرام چیزیں استعمال کرتے تھے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گہرا سا کنواں دیکھا جس سے شدید بدبو آ رہی تھی اور چیخ و پکار کی آواز آ رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ آوازیں کن کی ہیں اور کیوں ہیں تو بتایا گیا کہ یہ چیخ و پکار کرنے والی وہ عورتیں ہیں کہ جنہیں عذاب اس لئے دیا جا رہا ہے کہ یہ اپنی زیب و زینت کیلئے حرام چیزیں استعمال کرتی تھیں یا یہ غیروں کے سامنے اپنی زینت ظاہر کرتی تھیں۔

جب ایسا شخص قبر میں جاتا کہ جس نے دنیا میں رہتے ہوئے قبر کو بھلا دیا تھا۔ عیش و عشرت میں مشغول ہو کر یادِ الٰہی اور عبادتِ الٰہی سے غافل ہو گیا تھا۔ دنیا کی مستیوں میں گم ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی میں لگ گیا تھا اور اسی غفلت میں بغیر توبہ کئے اس حالت میں مر گیا کہ اس پر اس کا رب ناراض ہو گیا تو جب وہ قبر میں جاتا ہے تو قبر کہتی ہے کہ اے شخص تیرا آنا نامبارک ہے تو مجھے بھول گیا تھا اور میرے اندر آنے کو ناپسند کرتا تھا تو سُن میں تجھے نہیں بھولی اور آج جب تو میرے اندر آگیا ہے تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر اُس کو دباتی ہے یہاں تک اُس کی پسلیاں ایک طرف کی دوسری طرف کی پسلیوں میں گھس کر نکل جاتی ہیں۔ اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جاتی ہے آگ کا لباس اس کو پہنا دیا جاتا ہے آگ کا بستر لگا دیا جاتا ہے۔ جہنم کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ بڑے بڑے سانپ بچھو اس کی قبر میں آجاتے ہیں اور قیامت تک ایسا شخص عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نو جواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دوسرا منظر:

اور ایسا شخص جب قبر میں جاتا ہے کہ جس نے دنیا میں قبر کو یاد رکھا غلط کاموں سے بچا رہا گناہوں سے اپنے آپ کو بچاتا رہا اور خدا کا خوف اس کے دل پر طاری رہا، نماز روزے کا پابند رہا، ناجائز فیشن اور لہو لعب کے کاموں سے اپنے آپ کو بچاتا رہا جب وہ قبر میں جائے گا تو قبر اُس سے کہے گی کہ تیرا آنا مبارک ہو۔ تو مجھے یاد رکھتا تھا۔ اور میرے اندر آنے کو پسند کرتا تھا آج تو میرے اندر آگیا ہے تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر اس کیلئے تا حد نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے۔ جنتی لباس اس کو پہنا دیا جاتا ہے جنتی بستر لگا دیا جاتا ہے۔ جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے معطر و معنبر ہوائیں وہاں سے اس کو محفوظ کرتی ہیں اور قبر اس سے کہتی ہے کہ اب قیامت تک جنت کے مزے لوٹ لے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

میری بہنو، بچیو:

ذرا غور تو کرو آپ کا کیا حال ہے۔آپ تو ناجائز فیشن نہیں کرتیں؟

آپ تو بے پردہ نہیں گھومتیں؟

آپ تو ایسا لباس نہیں پہنتی جس سے جسم چھلکتا نظر آئے؟

آپ تو ماں باپ سے زبان نہیں چلاتیں؟

آپ تو غیر محرموں سے تعلقات نہیں رکھتیں؟

آپ تو اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرتی ہیں؟

آپ تو اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہیں کرتیں؟

ذرا غور کریں صائمہ کو توبہ کی مہلت نہ ملی، سوتے سوتے میں وہ انتقال کر گئی۔ فلم دیکھتے دیکھتے سو گئی کیا آپ تو ایسا نہیں کرتیں؟

سوچیئے، غور کیجئے۔ جتنی دیر اس کو پڑھنے میں لگائی ہے اس سے کہیں زیادہ سوچیئے، غور و فکر کیجئے اور توبہ و استغفار کر کے اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں لگ جایئے اور آخرت کی فکر کیجئے۔

موت ٹھہری آنے والی آئے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پر اک دن خاک ڈالی جائے گی
پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے
کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے
ہاتھی جیسے بھی پچھاڑے موت نے
کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے
قبر میں میت اُترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی بڑی



مطیع کبر نہ ہو بھول کر غرور نہ کر — یہ شان کفر ہے اے بے خبر غرور نہ کر

اسی غرور نے کتنوں کو کر دیا گمراہ — کہوں گا میں تو یہی خاص کر غرور نہ کر

کسی کا حال بھی اک حال پر نہیں رہتا — یہ چند روز کا ہے کرّ و فر غرور نہ کر

سنا تو ہوگا جو قاروں پہ حادثہ گزرا — خدا کی راہ میں کر صرف زر، غرور نہ کر

جگہ ملی سر منبر جو تجھ کو اے واعظ — تو ہو یہ اوج مبارک مگر غرور نہ کر

زمانہ آج اگر تجھ سے کچھ موافق ہے! — تو پھر ہے کل کی تجھے کیا خبر غرور نہ کر

گھڑی گھڑی میں بدلتا ہے رنگ دنیا کا — ہمیشہ تازہ حوادث سے ڈر غرور نہ کر

جو آنکھ ہو تو کمال و زوال بدر کا دیکھ — ملا ہے حسن تو عزّہ نہ کر، غرور نہ کر

یہ اس کی دین کرم اور اس کی بخشش ہے — ملا ہے تجھ کو اگر مال و زر غرور نہ کر

یہ شکر کر کہ ملا تجھ کو کوششوں کا صلہ — کسی کمال پر اپنے مگر غرور نہ کر

اسی غرور سے شیطان ہو گیا مردود — اگر جھکے نہ تواضع میں سر، غرور نہ کر

حفیظ یوں تو بہت اور بھی نصائح ہیں — مری ایک پند ہے یہ مختصر غرور نہ کر

صرف

خواتین کیلئے

مسائل کے حل اور دعاؤں کی قبولیت کیلئے

سوا لاکھ آیت کریمہ اور درود شریف کی محفل میں تشریف لائیے

اس محفل کی حاضری سے بے شمار افراد کی حاجات پوری ہوئیں

اور آیت کریمہ اور درود شریف کی برکات سے مسائل حل ہو گئے

آپ بھی تشریف لائیے۔

ہر ماہ کی آخری جمعرات

دوپہر 2 تا 5 بجے

الفیضان ہال متصل جامع مسجد فاران مارٹن روڈ نزد پی آئی بی کالونی